https://atau

اشرکت لیحبطن عملك ۔ اگر آپ نے شرک کیا تو تمھارے سارے عمال نیز بیکار اور برباد ہو جائیں گے۔ لیس لك من الامر شی آپ کے لیے امر میں سے کوئی شی نہیں۔ ترید زینة الحیوٰة الدنیا آپ زینت دنیا کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور اس قسم کے دیگر ارشادات یا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بندگی اور عبودیت عاجزی و افتقار و احتیاج اور فقر مسکنت کا اظہار پایا جائے مثلاً انما انا بشر مثلکم میں تو صرف تمھاری طرح بشر ہوں، اغضب کما یغضب العبد میں اسی طرح غضب اور غصہ میں آجاتا ہوں جس طرح عام بندے، ولا اعلم ماوراء ھذا الجداد، میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ وما ادری مایفعل بی ولا بکم میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور علیٰ ہذا القیاس دیگر تواضع وانکساری پر مبنی کلمات سرزد ہوں تو ہمیں نہ چاہیے کہ ان میں دخل دیں اور برابری کا عقیدہ رکھ لیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کریں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ حدِ ادب میں رہیں اور اپنی زبان اور منہ کو قابو میں رکھیں، آقا و مولیٰ کا حق ہے کہ اپنے بندے اور غلام کو جو چاہے کہے اور جو سلوک مناسب سمجھے کرے اور اپنی قدرت اور غلبہ اور بلندی و برتری کا مظاہرہ کرے اور بندہ و غلام کو بھی حق ہے کہ اپنے آقا و مولا کے سامنے بندگی اور فروتنی کا مظاہرہ کرے دوسرے کے لیے کیا مجال اور طاقت کہ اس مقام میں دخل دے اور حدِ ادب کو پھلانگے یہ مقام بہت سے ضعیف اور ناقص العقل بے علم اور جاہلوں کے لیے لغزش اور پھسل جانے کا موجب بنتا ہے اور ضرر و نقصان اور خسران و خذلان کا سبب بنتا ہے۔)

https://archiv

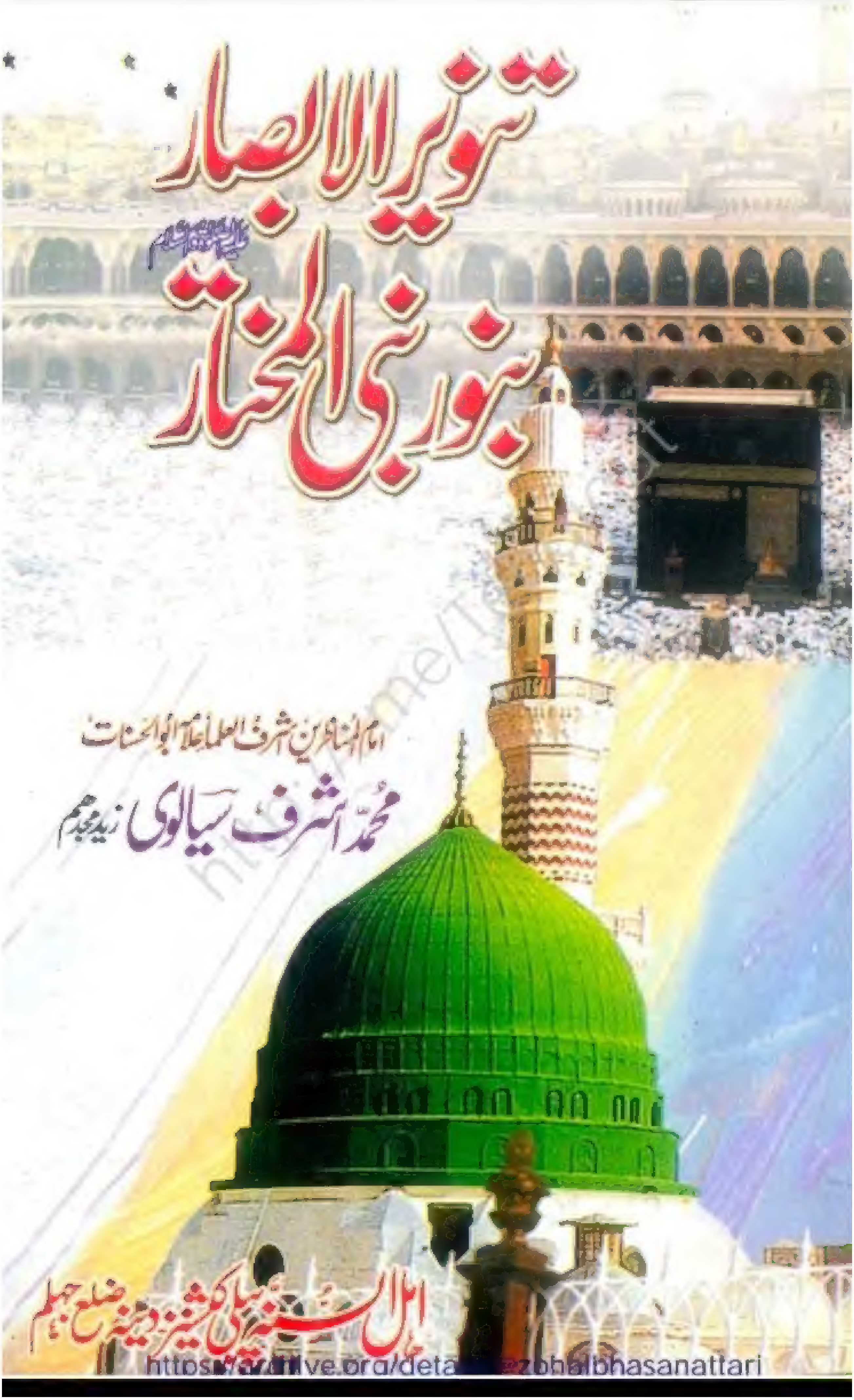

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ارشاد:۔ نہیں کہ پاک پانی نے نہ اپالا۔

عرض:۔ کتے کا روآں تو ناپاک نہیں؟۔

ارشاد:۔ صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ لیکن بلاضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں، فرمایا کیوں، عرض کیا "اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ اَوْ تَصَاوِیْرُ" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکال تو حاضر ہوئے۔

عرض:۔ خلافت راشدہ کس کس کی خلافت تھی؟۔

ارشاد:۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولیٰ علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہوگی۔

عرض:۔ بعض علی گڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں؟

ارشاد:۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔ حدیث میں ارشاد فرمایا "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُنْ سَیِّدَکُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ" منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض:۔ حضہ۔ صیم ۔ ر کی زیارت ثواب ہے؟۔

رو ہوا "اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ اَلنَّظْرُ اِلٰی مُصْحَفِ عِبَادَۃٌ" عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے

ں مراد اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں نے پڑھی۔ اب اس کی کیا گنجائش باقی رہ گئی کہ آج تک ابن صیاد پر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا رہے؟ تمیم داری کے بیان کو حضور نے اس وقت تقریباً صحیح سمجھا تھا، مگر کیا ساڑھے تیرہ سو برس تک بھی اس شخص کا ظاہر نہ ہونا جسے حضرت تمیم نے جزیرے میں محبوس دیکھا تھا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ اس نے اپنے دجال ہونے کی جو خبر حضرت تمیم کو دی تھی وہ صحیح نہ تھی؟ حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو، لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا؟ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کیے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے، نہ اس سے عصمت انبیاء کے عقیدے پر کوئی حرف آتا ہے، اور نہ ایسی چیزوں پر ایمان لانے کے لیے شریعت نے ہم کو مکلف کیا ہے۔ اس اصولی حقیقت کو تابیر نخل والی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود واضح فرما چکے ہیں۔

دو شبہات

سوال:- میں نے پورے اخلاص و دیانت کے ساتھ آپ کی دعوت کا مطالعہ کیا ہے جس کے نتیجے میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ واقعی صرف جماعت اسلامی ہی کا مسلک صحیح ہے۔ آپ کے نظریہ کو قبول کرنا اور دوسروں میں پھیلانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اس دور میں ایمان کو سلامتی کے ساتھ لے چلنے کے لیے صرف جماعت اسلامی ہی کی راہ اختیار کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ میں ان دنوں اپنے آپ کو اس جماعت کے حوالے کر دینے پر تُل گیا تھا، مگر ترجمان میں ایک دو چیزیں ایسی نظر سے گذریں کہ خود غور و تامل کا فیصلہ کرنا پڑا۔ میں نکتہ چیں اور معترض نہیں ہوں، بلکہ حیران و سرگرداں مسافر کی حیثیت میں، جسے اپنی منزل مقصود کی محبت چین نہیں لینے دیتی، آپ سے اطمینان حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرم ایسے مسائل کے متعلق میری گذارشات پر غور فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ

تفسیر الحسنات

پارہ
۲۱ تا ۲۵

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

نہ پوچھی جس سے تمہیں دنیا وآخرت میں فائدہ پہونچتا۔ یہ رات کی ٹھنی ہوئی علامت ہے۔

فضل بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام احمد بن حنبلؒ سے باصرار مشکل مسائل دریافت کئے، امام نے فرمایا یہ تم دو غلاموں، دو آدمیوں کی بات کیا پوچھ رہے ہو؟ نماز اور زکوۃ کے باب میں کچھ پوچھو، جس سے تمہیں نفع ہو، اچھا بتاؤ روزہ دار کو احتلام ہو گیا تو کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا، فرمایا کہ بس جس چیز سے نفع ہے اسے تو پوچھتے نہیں اور دو آدمیوں اور دو غلاموں کے متعلق پوچھ رہے ہو، پھر امام صاحب نے حضرت حسن بصریؒ کے حوالے سے فرمایا کہ احتلام ہو جانے سے روزہ میں خلل نہیں پڑتا۔ حضرت جابر بن زید سے احتلام کا مسئلہ دریافت کیا گیا، تو فرمایا کہ روزہ میں کچھ نقصان نہیں البتہ آنکھ کھلنے کے بعد غسل کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حضرات علماء خود کو بھی اور دوسروں کو بھی ان آداب کا پابند اور خوگر بنائیں، جن کے پابند ائمہ مسلمین رہے ہیں تو خود بھی علم سے نفع اندوز ہوں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچا سکیں گے، اور تھوڑے علم میں حق تعالیٰ برکت عطا فرمائیں گے اور وہ منصب امامت پر اس کی برکت سے فائز ہو سکتے ہیں۔

لاعلمی کا اعتراف:

عالم سے اگر کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں تو لاعلمی کے اظہار واعتراف میں کوئی عار وشرم نہیں محسوس کرنی چاہئے، یہی طریقہ صحابہؓ کرام اور ائمہ مسلمین کا رہا ہے، اس باب میں ان حضرات کو نبی کریم ﷺ کا اتباع حاصل ہے، کیونکہ آپ سے بھی جب کوئی ایسی بات دریافت کی جاتی جس کا علم آپ کو بذریعۂ وحی نہ ہو چکا ہوتا تو بے تکلف فرما دیتے کہ مجھے معلوم نہیں، یہ بات ہر اس شخص کے ذمے لازم ہے، جس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس کے پاس اس کا یقینی علم نہیں ہے، بس وہ

کہہ دے کہ اللہ کو معلوم ہے، میں نہیں جانتا، ہرگز تکلف سے قیاس آرائی نہ شروع کردے، یہ بات خدا کے نزدیک بھی قابل تعریف ہے اور اہل عقل کے نزدیک بھی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے پوچھا کہ سب سے عمدہ جگہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا، یا غالباً آپ نے سکوت فرمایا، پھر اس نے پوچھا سب سے بری جگہ کون سی ہے؟ اس پر بھی آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا، یا غالباً سکوت فرمایا، اتنے میں حضرت جبرئیلؑ آگئے، آپ نے ان سے پوچھا، انھوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی، فرمایا خدا سے پوچھ لو، انھوں نے کہا کہ میں خدا سے کوئی بات دریافت نہیں کرتا، یہ کہہ کر اتنے زور سے انھوں نے اپنے بازوؤں کو پھڑ پھڑایا کہ معلوم ہوتا تھا کہ حضور بے ہوش ہوجائیں گے (ایسا خوف خداوندی کی شدت کی وجہ سے ہوا) پھر حضرت جبرئیلؑ اوپر چلے گئے، اللہ تعالیٰ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ تم سے محمد نے پوچھا ہے کہ سب سے اچھی جگہ کون سی ہے، تم نے لاعلمی ظاہر کی، اور تم سے پوچھا کہ سب سے بری جگہ کون ہے، تم نے اس پر بھی لاعلمی ظاہر کی، فرمایا جاؤ بتادو کہ سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہ بازار۔

زاذان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالبؓ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ شکم مبارک پر ہاتھ پھیر رہے تھے، اور فرمارہے تھے کہ جگر میں کیسی خنکی ہے، مجھ سے ایک بات پوچھی گئی جو مجھے معلوم نہ تھی، میں نے کہہ دیا کہ میں نہیں جانتا، اللہ جانتا ہے۔

مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص

علم رکھتا ہے وہ تو بولے، اور جو علم نہیں رکھتا وہ صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا، اللہ جانتا ہے، یہ بھی علم کی ہی بات ہے کہ آدمی نہ جانے تو کہہ دے کہ اللہ جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ مَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ (سورہ ص:٨٦)

تم کہہ دو کہ میں کسی معاوضہ کا طالب نہیں ہوں اور میں تکلف نہیں کرتا۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی جو آپ کو معلوم نہ تھی، آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا، عطیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے میراث کا ایک سہل سا سوال کیا، فرمایا کہ میں نہیں جانتا، وہ آدمی اُٹھ کر چلا گیا، کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ بتا دیئے ہوتے، فرمایا کہ واللہ میں نہیں جانتا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی صاحبزادے سے کوئی بات دریافت کی گئی، اس کا علم ان کے پاس نہ تھا، میں نے کہا کہ بڑی حیرت کی بات ہے، ایک امام ہدایت کا آپ جیسا عالم وفاضل فرزند ہو، اور اس کے پاس بھی کسی مسئلہ کا علم نہ ہو، فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اور اللہ کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک اس سے بھی یہ زیادہ بڑی بات ہے کہ بغیر علم کے کلام کروں، یا غیر معتبر راوی کی حدیث نقل کروں۔

حضرت ابن عباس ﷺ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی عالم ''میں نہیں جانتا'' کہنے میں چوک جائے تو وہ اپنی قتل گاہ میں جا پہونچا۔ حضرت ابن عجلان کا قول امام مالک نقل کرتے ہیں کہ عالم جب ''لا ادری'' نہ کہہ سکا تو سمجھ لو کہ اپنے مقتل میں پہونچ

گیا، یہ روایت امام مالک سے امام شافعی نے اور ان سے امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے نقل کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے ایک شخص نے کوئی علمی بات دریافت کی، فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، اس آدمی نے کہا کہ میں آپ کی یہی بات لوگوں میں نقل کردوں کہ آپ نہیں جانتے، فرمایا کہ ہاں یہی بات بیان کردو کہ مجھے معلوم نہیں۔

جس عالم میں یہ اخلاق واحوال موجود ہوں تو سبحان اللہ، یہ وہی اوصاف ہیں جن کا پہلے ہم تذکرہ کر چکے ہیں، لیکن جس کے اوصاف واخلاق قبیح ومذموم ہوں گے وہ تو ان کی جانب التفات بھی نہ کرے گا، بلکہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں مبتلا رہے گا، خود کو عظیم اور زبردست سمجھے گا، اس کے علم نے اس کے قلب میں کچھ اثر نہیں کیا، جس سے وہ نفع اندوز ہوتا۔ اکثر حالات میں اسکے اخلاق غافلوں اور جفاکاروں سے مشابہت رکھتے ہیں، ہم ان کی چند بری خصلتیں اور بھی ذکر کرتے ہیں۔ علماء کا نام لگا کر جو شخص ان اخلاقی فضائل سے محروم ہوگا اور ایسے رذائل میں مبتلاء ہوگا جو علماء کی شان کے لائق نہیں ہیں، اگر ایسا شخص غور وتفحص سے کام لے تو خود ہی گواہی دے گا کہ ہماری ذکر کردہ بری عادات اس کے اندر موجود ہیں اس کا انکار وہ نہیں کرسکتا، اور اللہ تعالیٰ تو ہر بھید پر مطلع ہیں۔

فکر معاش:

اس قسم کے عالم کی ایک صفت یہ ہے کہ اس کی فکر زیادہ تر معاش کے ساتھ وابستہ رہتی ہے، فقر وغربت کے اندیشہ سے ایسے مواقع میں بھی جا پڑتا ہے، جو جائز

اخلاق العلما

تالیف

امام ابوبکر محمد حسین آجری رحمہ اللہ

(متوفی ۳۶۰ھ)

ترجمہ

مولانا اعجاز ا[illegible]

[illegible]

رضاء الحسن

دارالسلام

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ

درخت سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہوجاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور ان سے قسم کھائی

اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں تو اُتار لایا انہیں فریب سے ف۲۹ پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ

ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپکانے لگے اور

نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ

انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ

الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو

تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اترو ف۳۱ تم میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ

دوسرے کا دشمن اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا

فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَ فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۹ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ

اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے ف۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک

اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ

ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔ ف۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔ ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔ ف۳۱ اے آدم و حوا مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے ف۳۲ روز قیامت حساب کے لئے۔ ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

چارپائی کے نیچے عدم علم کا عقیدہ

بریلوی انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کے منکر ہیں

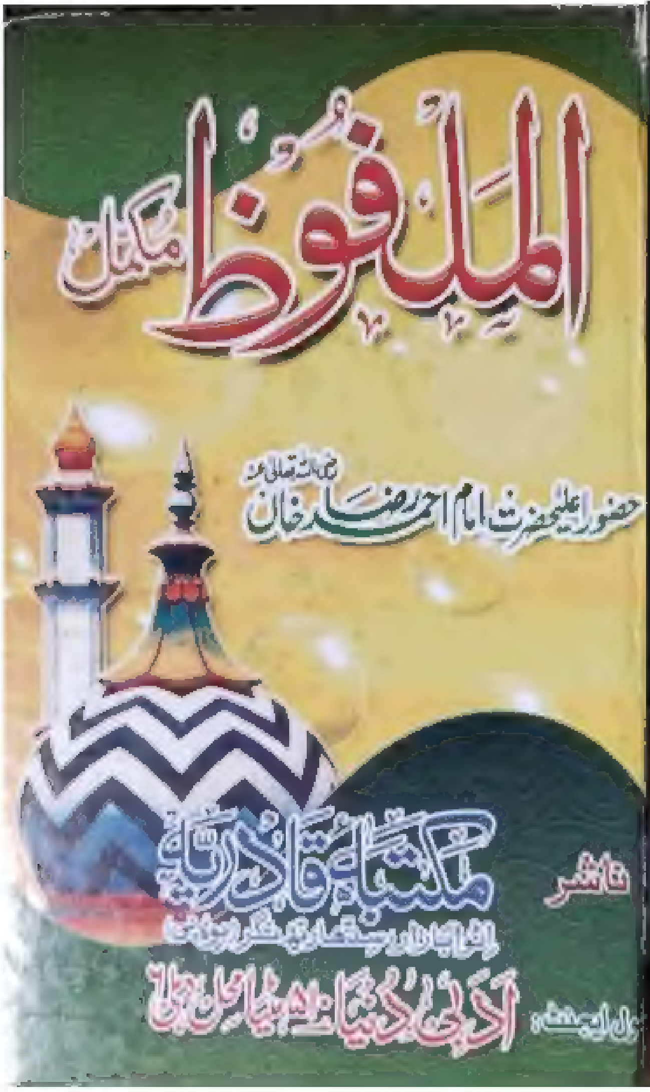

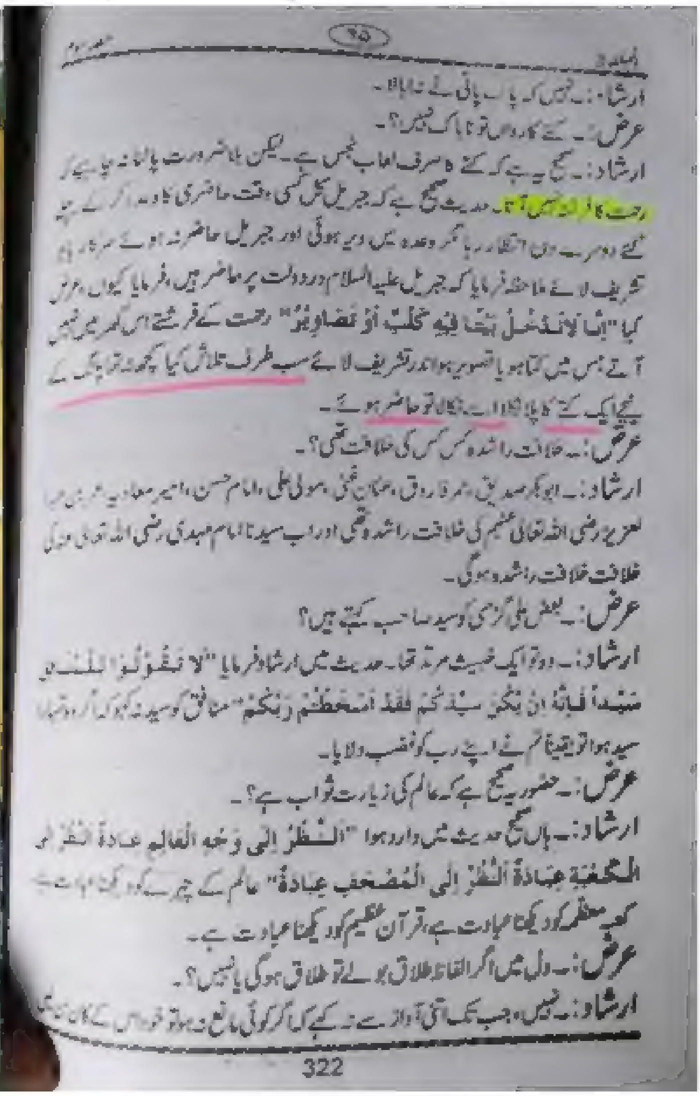

ارشاد:۔ نجس کہ پاک پانی سے نہایا۔

عرض:۔ کتے کا منہ تو ناپاک نہیں؟

ارشاد:۔ صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ لیکن بلاضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبرئیل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبرئیل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام دردولت پر حاضر ہیں، فرمایا کیوں، عرض کیا "إنا لا ندخل بيتا فيه كلب أو تصاوير" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا چوکی کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

عرض:۔ خلافت راشدہ کس کس کی خلافت تھی؟

ارشاد:۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولیٰ علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہوگی۔

عرض:۔ بعض علی گڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں؟

ارشاد:۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔ حدیث میں ارشاد فرمایا "لا تقولوا للمنافق سيدا فإنه إن يكن سيدكم فقد أسخطتم ربكم" منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض:۔ حضور یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے؟

ارشاد:۔ ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا "النظر إلى وجه العالم عبادة النظر إلى الكعبة عبادة النظر إلى المصحف عبادة" عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔

عرض:۔ دل میں اگر الفاظ طلاق بولے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

ارشاد:۔ نہیں، جب تک اتنی آواز سے نہ کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود اس کے کان تک

ارشاد:۔ نہیں کہ پاک پانی نے دھو ڈالا۔

عرض:۔ کتے کا رواں تو ناپاک نہیں؟۔

ارشاد:۔ صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ لیکن بلاضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں، فرمایا کیوں، عرض کیا "اِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

عرض:۔ خلافت راشدہ کس کس کی خلافت تھی؟۔

ارشاد:۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولیٰ علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہوگی۔

عرض:۔ بعض علی گڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں؟

ارشاد:۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔ حدیث میں ارشاد فرمایا "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُنْ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ" منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض:۔ حضور یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا "اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ اَلنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ اَلنَّظَرُ اِلَى الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ" عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے، قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔

عرض:۔ دل میں اگر الفاظ طلاق بولے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ نہیں، جب تک اتنی آواز سے نہ کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود اس کے کان سن لیں

Scanned with CamScanner

الملفوظ مکمل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضور اعلیحضرت امام احمد رضا خاں

ناشر
مکتبہ قادریہ
اٹوا بازار، سدھارتھ نگر (یو۔پی)
جنرل ایجنٹ: ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل دہلی ۶

Scanned with CamScanner